بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات، ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۹ ہجری، ۸ فتح ۱۳۶۷ ہش، ۸ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا ایک ایسا اظہار ہوا کرتا ہے جسکا انتظار احباب جماعت سارا سال کرتے رہتے ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوگا۔ جماعتوں سے یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ احباب کرام جلسے پر تشریف لانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور بڑی بے چینی سے ان دنوں کے منتظر ہیں جب وہ بستر اٹھائے ربوہ پہنچیں گے جلسہ سالانہ کے بارے میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا اعلان ہوچکا ہے جسمیں اوپر دی گئی تاریخیں درج ہیں

احباب جماعت تیاریاں شروع کردیں اور ان ایام میں جلسہ کے انعقاد اور اس کی کامیابی کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔

عزیزم مکرم محمد الیاس منیر اسیر راہِ مولیٰ گزشتہ دنوں فلو اور بخار کی وجہ سے بیمار رہے ہیں۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب کرام سے عزیزم کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کے بھائی مکرم محمد ابراہیم صاحب مقیم قادیان ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ کیلئے بھی احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل منیر۔ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے"۔

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابل رشک تاریخ کا مالک ہے۔ اس کے مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لیے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ میں ایمان و معرفت کو ترقی دینے والے معارف بیان ہونگے

دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی کہ اللہ انہیں پاک تبدیلی بخشے

" اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہیگا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور ان دوستوں کے لیے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف انکو کھینچے اور اپنے لیے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جسقدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہیگا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائیگی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور انکی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہٗ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسّر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت ہو جائے گا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۴)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی مصروفیات کے بارے میں تازہ ترین رپورٹ

● بیعتوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ جاری ہے ● روزانہ قریباً ۳ ہزار خطوط حضور کے پاس آرہے ہیں

۱۵ ارتا ۳۰ ر نومبر ۱۹۸۸ء کے عرصہ کی تفاصیل۔ مرسلہ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ از لندن

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ از ۱۵ ر نومبر تا ۳۰ ر نومبر ۱۹۸۸ء درج ذیل ہے:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضورِ انور کی صحت اچھی ہے۔ اور حضور دن رات اکنافِ عالم میں پیغامِ حق کی اشاعت کے لیے عظیم الشان منصوبوں کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے حضورِ انور کی تائید و نصرت فرمائے اور جملہ مقاصدِ عالیہ کو بڑی شان سے پورا فرمائے۔

خطوط اور انکے جواب

عرصہ زیرِ رپورٹ میں حضورِ انور کی خدمت میں دنیا بھر سے مختلف زبانوں میں اوسطاً روزانہ تین سو انفرادی خطوط موصول ہوتے رہے ہیں۔ یہ خطوط اردو، انگریزی کے علاوہ عربی، فرنچ، جرمن، سواحیلی، ہندی فارسی اور بنگلہ زبانوں میں تھے۔ احباب جماعت نے بڑے خلوص و محبت سے ان میں اپنے جذبات عقیدت و فدائیت کے اظہار کے علاوہ مختلف اہم امور پر مشورے، بیماریوں کے لیے نسخہ جات، نومولود بچوں کیلئے نام تجویز کرنے کی درخواستیں، وقفِ نو کے لیے اپنے بچوں کو پیش کرنا اور زندگی کے مختلف میدانوں میں کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواستیں کی تھیں نیز مختلف مسائل اور مصائب

باقی صفحہ ۷ پر

پبلشر: مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۸ فتح ۱۳۶۷ ہش

۸ دسمبر ۱۹۸۸ء

جسمانی اور ذہنی تندرستی

کل ہم نے "کھیلوں کے میدان" کو اپنے اداریے کا موضوع بنایا تھا جب ہم وہ سطریں تحریر کر رہے تھے تو ہمیں شدت سے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ کھیلوں کے میدان مہیا کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور خاص طور پر قصبہ یا شہر کے سارے کے سارے بچوں اور نوجوانوں کے لئے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ اگر مل جل کر پروگرام بنائے جا سکیں تو کم تعداد میں میدان بھی سب بچوں اور نوجوانوں کے زیر استعمال آ سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی سب کو یہ آسانی فراہم کرنا ایک دشوار کام ہے۔ اگرچہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر اس کی اہمیت اور افادیت کو پیشِ نظر رکھا جائے تو اس دشواری پر قابو پا لینا کوئی بہت مشکل کام نہیں۔

بہرکیف آج ہم اس بات کی طرف اپنے قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ میدان کم ہوں یا بالکل میسر نہ ہوں تب بھی اپنی صحت کا خیال رکھا جا سکتا ہے۔ آپ صبح کی سیر کو لازم کر لیں اور باقاعدگی کے ساتھ سیر کریں اور اگر آپ کے لئے اپنی عمر کے لحاظ سے یہ بات بھی ممکن ہو تو آپ اس سیر کا ایک حصہ دوڑ کے لئے وقف کر دیں چاہے آپ تیز دوڑیں یا آہستہ آہستہ دوڑیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوڑیں تو نہیں لیکن تیز چلیں تو اس سے آپ کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ ایک تو صبح کی فضا اور دوسرے آپ کی جسمانی صحت کے لئے کوشش یہ دونوں باتیں مل کر آپ کے جسم اور آپ کے ذہن پر اچھا اثر ڈالیں گی۔

اس سلسلہ میں ہم یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس سیر کو ایک اور رنگ میں مفید بنانے اور ذہنوں کو جلا دینے کا باعث بھی بنایا جا سکتا ہے۔ آپ سیر کے دوران ہر چیز کا مشاہدہ کریں اور انسانی زندگی کے لئے اس کی افادیت پر غور کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے لئے اس افادیت کے نئے سے نئے دریچے کھلنے شروع ہو جائیں گے۔ آپ کا ذہن ایسی جلا پا جائے گا کہ وہ اپنی باتوں کو جو وہ پہلے دیکھ چکا ہے نئے ڈھنگ سے سوچنے لگے گا اور انہی چیزوں کو جو اس نے بار بار دیکھی ہوئی ہیں نئے زاویے سے دیکھنے کا عادی بن جائے گا۔

آپ کو یاد ہو گا کہ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نور اللہ مرقدہ نے سیر کا ایک پروگرام شروع فرمایا تھا اور سیر کرنے والوں سے سیر کے دوران غور کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو نئے نئے زاویوں سے دیکھنے کے بعد مضامین تحریر کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ یہ انسانی فطرت میں داخل ہے کہ اگر انسان آنکھیں کھلی رکھ کر بھی بند آنکھوں کی طرح چیزوں کے پاس سے گزر جائے تو وہ کسی نئی بات کا پتہ نہیں چلا سکتا۔ لیکن اگر وہ واقعی آنکھوں کو کھلا رکھے اور ذہن کے دریچے بھی وا ہوں تو وہ سوچے گا اور اس کی اس سوچ کی کوئی انتہا نہیں ہو گی۔ وہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اور اسی طرح لوگوں نے آگے سے آگے بڑھ کر زندگی کے رہن سہن میں متعدد مفید تبدیلیاں کی ہیں۔

ہر ایک چیز کو روشن ضمیر کر دیجے
اٹھا کے ذرّوں کو ماہ منیر کر دیجے
تمام کون و مکاں میں ہو روشنی آزاد
جہاں کہیں بھی ہے ظلمت، اسیر کر دیجے

(ابو الاقبال)

میہمانانِ گرامی

(جلسہ سالانہ)

ہم کب سے منتظر ہیں بس اب آ بھی جائیے
ہر فردِ خاندان کا ہمراہ لائیے
محروم کوئی جلسے کی برکت سے کیوں رہے
ایمان اور خلوص و عقیدت سے آئیے
ہر گام لب پہ نعرۂ حمد و ثنا رہے
تائیدِ ایزدی کے نمونے دکھائیے
سب مل کے سر جھکائیے اللہ کے حضور
اس طرح جَور و ظلم کی دیوار ڈھائیے
تجدید ہو گی عہدِ اخوّت کی رات دن
جو دُور دُور ہیں انہیں خود پاس لائیے
ربوہ کی ہر سڑک پہ گماں کہکشاں کا ہو
اپنی نظر سے راہوں میں تارے بچھائیے
یہ رونقیں ہیں سب کے لیے روح کی غذا
ذوقِ نظر کے سونے کو کندن بنائیے
عرشِ بریں سے کھینچ کے لے آئیے اثر
آہوں کو آسمان کا رستہ دکھائیے
شامل ہے میہمانوں میں سرتاجِ میہماں
تقدیس کے جلو میں اُنہیں ساتھ لائیے
میں بھی ہوں میہمانوں کا اِک میزباں نسیمؔ
میں کیا کروں، مجھے کوئی خدمت بتائیے

(نسیم سیفی)

پس آپ سیر بھی کریں اور جیسے کہ ہم نے گزارش کی ہے اپنی عمر کے مطابق اس میں کسی حد تک دوڑ کا بھی انتظام کریں اور ذہنی ورزش کے لئے ہر اس چیز کے متعلق سوچیں جو راستے میں آپ کو ملتی ہے۔ اُمید ہے کہ اس طرح کرنے سے آپ کی ورزش بھی ہو گی اور جسمانی صحت بھی قائم رہے گی اور آپ کے ذہن کو بھی جلا ملے گی۔

ورزش ہی کے سلسلہ میں ہم ایک اَور بات بھی کہنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اگر میدان میسّر نہ ہوں اور آپ سیر بھی نہ کر سکتے ہوں تو گھر پر ہی ورزش کر لیجئے۔ سکولوں میں ڈرل ماسٹر صاحبان پی ٹی کرواتے ہیں جو بہت حد تک ناچنے ٹاپنے کے مترادف ہوتی ہے یہ ورزش ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر کی جا سکتی ہے۔ اور اتنی ہی مفید ثابت ہو سکتی ہے جتنی کہ کسی اَور جگہ جا کر ورزش کرنا مفید ہے۔

الغرض ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے جسم بھی تندرست ہوں اور ہمارے ذہن بھی تندرست ہوں۔ اس کے لئے ہر ممکن ورزش چاہے وہ میدانوں میں ہو یا سڑکوں کے کنارے یا گھر پر، ہمیں کرنی چاہیئے۔

خدا کرے کہ ہمارے جسم بھی مضبوط ہوں اور ہمارے ذہنوں کو بھی جلا ملتی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب

شتر بے مہار کی ضرب المثل آپ نے سُنی ہوگی ایک ایسا اونٹ جو مہار کے بغیر ہو جاوے گا استقامت پہ نہیں چلتا بلکہ اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے اور اکثر اوقات راستہ گم کر بیٹھتا ہے۔ مومن جو ایک منظم جماعت کے افراد ہوتے ہیں ان کی مثال بامہار اونٹوں کے گلہ کی سی ہے جو ہار کے موتیوں کی طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں ان کی کوئی حرکت وسکون آزاد نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک نظام کے تحت ہوتی ہے۔ ان کے افعال اور اعمال ایک خاص تنظیم کے ماتحت ان سے سرزد ہوتے ہیں اور انکے کان ان کے ہاتھ ان کی زبان اور دل و دماغ ایک مخصوص نہج پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں تو یکساں طور پر اور کام کرتے ہیں تو ایک رنگ میں وہ ایک اشارہ پر اٹھتے اور ایک اشارہ پر بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ یہ امر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کا جاذب ہوتا ہے جس کے بغیر ان کی کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ مومن تھوڑے ہو کر بہتوں پر غالب آتے ہیں۔ مشکلات کے باوجود کامیاب ہو جاتے ہیں اور کمزور و بے بس ہونے کے باوجود منزل مقصود تک جا پہنچتے ہیں اس طرح کہ بھیڑ بکریوں کی طرح منتشر دنیا ان کے کارناموں کو دیکھ کر دنگ اور ان کی ناچیز کوششوں کے شاندار نتائج کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔

مومنوں کی منظم جماعت کا اوڑھنا بچھونا اٹھنا بیٹھنا سب تقویٰ اللہ پہ منحصر ہوتا ہے۔ وہ ہر بات سے پہلے سوچتے ہیں کہ یہ تقویٰ کے خلاف تو نہیں اور ہر کام سے پہلے غور کرتے ہیں کہ کہیں یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب تو نہیں ہوگا اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی باتوں میں اثر پیدا کر دیتا ہے اور ان کے کاموں کو بابرکت بنا دیتا ہے۔ مومن تقویٰ ہی کو اپناتا اور اس میں راحت محسوس کرتا اور سکون پاتا ہے۔ وہ تقویٰ ہی سے وہ کچھ حاصل کر لیتا ہے جو بادشاہوں کو ان کے محلوں میں بھی نصیب نہیں ہوتا۔ راحت مال و دولت سے نہیں بلکہ تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ ایک متقی انسان ایک جھونپڑی میں بیٹھا ہوا وہ لذت و سرور اور آرام پا رہا ہوتا ہے جو دولت مندوں کو دولت کدوں میں میسّر نہیں آتا، مگر تقویٰ کی راہ پہ چلنا آسان کام نہیں ہے اس راہ میں ایک متقی انسان بہت سی مشکلات میں سے گزرتا اور اپنے اوپر بہت سی پابندیاں عائد کر لیتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"معلوم کرنا چاہیئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں تقویٰ تمام جوارحِ انسانی اور عقائد، زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۴۲۲)

گویا تقویٰ تمام جوارحِ انسانی مثلاً آنکھ کان ہاتھ پاؤں اور دل و دماغ پر ایک پابندی عائد کر دیتا ہے۔ ایک متقی انسان کی آنکھ کسی ایسی چیز پر نگاہ نہیں ڈالتی جسے دیکھنے کی خدا نے اجازت نہ دی ہو۔ اس کے کان کسی ایسی بات کے سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے جسے سننے سے خدا تعالیٰ نے منع کیا ہو۔ اس کے ہاتھ کسی ایسی حرکت کے لئے تیار نہیں ہوتے جس سے خدا ناراض ہوتا ہو۔ اس کے پاؤں کسی ایسی جگہ جانے پر رضامند نہیں ہوتے جہاں جانے سے خدا تعالیٰ نے منع کیا ہوا ہے اور اس کا دل اور دماغ کسی ایسے خیال کو اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا جو شیطانی ہو اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو۔ اور اسی طرح وہ کسی ایسے خُلق کو اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دیتا جو رحمانی صفات کے خلاف ہو ان میں سے سب سے نازک معاملہ زبان کا ہے۔ ایک کلمہ کفر تمام نیکیوں کو ضائع کرنے اور حبطِ اعمال کا باعث بن جاتا ہے اس لئے بات کرنے سے پہلے ایک مومن ہزار بار سوچتا ہے کہ کہیں یہ تقویٰ کے خلاف تو نہیں۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی باعث تو نہیں۔ اس کی بنیاد شیطانی وساوس پر تو نہیں۔

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبّر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں۔ اور اسی زبان سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں بہت جلد ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل ص۴۲۳)

ایک انسان جو رات بھر تہجد کے نوافل اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے چاہیئے تو یہ کہ اسے خدا کی دین اور اس کا خاص فضل سمجھ کر دن کے وقت اس کے حضور اور زیادہ جھکے مگر اکثر اوقات عبادت گزاری اور شب بیداری اس کے دل میں غرور کے جذبات پیدا کر دیتی ہے اور اس پر ناز کرتے ہوئے کبر سے کام لینا شروع کر دیتا ہے یا دوسروں پر رعب جمانے کے لئے ان کے سامنے اس کا اظہار کر دیتا ہے جو خدا کے نزدیک پسندیدہ امر نہیں۔ یہ کبر اور ریاکاری اس کی نیکی کو ایک لمحہ میں ضائع کر دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا باعث بن جاتی ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"نازک ترین مسئلہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بُری بات ہوتی ہے مجھے اس پہ ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر سے کہا کہ فلاں تھال لا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا تُو تو بہت ہی قابلِ رحم ہے ان تین فقروں میں تو نے اپنے تینوں ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تُو نے تین حج کئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۴۲۳)

ذرا غور فرمایئے تین بار حج کا فریضہ ادا کرنے میں کتنا روپیہ اور کتنا وقت صرف ہوا ہوگا پھر ان تین حجوں کے ایام میں ذکرِ الٰہی اور عبادات میں اسنے کتنا وقت گزارا ہوگا مگر تین حج کرنے کا ثواب اس نے محض ایک لمحہ میں ضائع کر دیا۔ کتنا عظیم نقصان ہے جو اُسے محض ایک غیر محتاط بات کرکے برداشت کرنا پڑا۔ اور کس قدر بدنصیب ہے وہ جس نے ان عظیم نیکیوں پر ایک لمحہ بھر میں پانی پھیر دیا۔ اس لئے حضرت اقدس بانی سلسلہ نے فرمایا:۔

"متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔ ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۴۲۳)

پس ہم جو جماعت احمدیہ ایسے منظم سلسلہ میں منسلک ہیں اور ایک ہاتھ پہ اپنا سب کچھ بیچ چکے ہیں۔ ہمیں خدا کے فضل سے ہر وقت یہ امر مدِ نظر رہتا ہے کہ ایک روحانی سلسلہ سے منسلک ہو کر ہم نے اپنے دل و دماغ اپنی زبان اور دیگر جوارح پر ایک پابندی عائد کر لی ہے۔ اسلئے ہمیں ہر آن حضرت اقدس بانی سلسلہ کے یہ ارشادات ملحوظ خاطر رہتے ہیں اور کوئی بات (اعتراض نکتہ چینی یا اظہار رائے) غیر محتاط طور پر نہیں کرتے۔ بات کرنے سے پہلے کئی بار سوچتے ہیں کہ اس میں سے ریا، تکبر اور خود پرستی یا خود رائی کی بُو نہ آئے۔ یہ بات نظام سلسلہ کے خلاف نہ ہو اس سے کسی فتنہ کے پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو۔ یہ بات کسی فساد اور خرابی کے پیدا کرنے اور سلسلہ کے وقار کو صدمہ پہنچانے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے کی بات نہ ہو۔ کیونکہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زورِ دُعا دیکھو تو!!

مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"آج کل کے بعض ملحدانہ خیال والے جو یورپ کے فلسفہ اور نیچر کے تابع ہوگئے ہیں۔ اور اجابت اور قبولیت دعا سے منکر ہیں۔ ان کے یہ خیالات سراسر باطل ہیں کہ قبولیت دعا کچھ چیز نہیں اور تحصیل مرادات کے لئے دعا کرنا نہ کرنا برابر ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ مومن پر خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے یہ ایک بڑا بھاری فضل ہوتا ہے جو اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کی درخواستیں گو کیسے ہی مشکل کاموں کے متعلق ہوں اکثر بہ پایۂ اجابت پہنچتی ہیں اور دراصل ولایت کی حقیقت یہی ہے جو ایسا قرب اور وجاہت حاصل ہو جائے جو بہ نسبت اوروں کے بہت دعائیں قبول ہوں کیونکہ ولی خدا تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے اور خالص دوستی کی یہی نشانی ہے کہ اکثر درخواستیں اس کی قبول کی جائیں۔"

(آئینہ کمالات صفحہ ۲۴۲-۲۴۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے۔ یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں .... اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبیعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشا اپنی دعاؤں کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:۔

"اور وہ دعائیں جن کا اوپر ذکر ہوا معمولی امور کے متعلق نہیں ہیں بلکہ ایک حصہ ان میں سے ان بیماروں کی شفا کے بارے میں ہے جن کی بیماری درحقیقت شدت عوارض کی وجہ سے موت کے مشابہ تھی مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اچھا کیا۔

اور بعض دعائیں ان لوگوں کے متعلق ہیں جو اولاد ہونے سے نومید ہوگئے تھے مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اولاد دی۔

اور بعض دعائیں ان مصیبت زدوں کے متعلق تھیں جو بعض مقدمات میں مبتلا ہو کر جان کے خطرہ میں پڑ گئے تھے یا ان کی عزت معرض خطر میں تھی یا مال کی تباہی ان کو برباد کرنے والی تھی۔

ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۳۲۔ صفحہ ۳۳۴)

قبولیت دعا کا ایک واقعہ

حضرت اقدس بانی سلسلہ کی دعاؤں میں سے جو خدا نے قبول فرمائیں ایک واقعہ کا ذکر خود حضرت اقدس بانی سلسلہ نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

"عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدر آباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے۔ قضاء و قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا ہم نے اس کو معالجہ کیلئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا۔ پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گذرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹے کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیجدی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا۔ اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا۔ اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلّی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہوگئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہوگئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ کسولی کے ڈاکٹروں کا جواب

SORRY NOTHING CAN BE DONE FOR ABDULKAREEM.

افسوس ہے کہ عبدالکریم کے واسطے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اور دفتر علاج سگ گزیدگان سے ایک .... نے متعجب ہو کر کسولی سے ایک کارڈ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ:۔

"سخت افسوس تھا کہ عبدالکریم جس کو دیوانہ کتے نے کاٹا تھا اس کے اثر میں مبتلا ہوگیا مگر اس بات کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ وہ دعا کے ذریعہ سے صحت یاب ہو گیا۔ ایسا موقعہ جانبر ہونے کا کبھی نہیں سنا۔ یہ خدا کا فضل اور بزرگوں کی دعا کا اثر ہے۔ الحمد للہ۔

(راقم عاجز عبداللہ از کسولی)

حقیقۃ الوحی (۴۸۰، ۴۸۳)

اولاد سے نومید کے ہاں اولاد

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں

"اس کے متعلق ایک صاحب کا اپنا بیان جو کتاب "   ی" میں شائع ہوا ہے پیش کرتا ہوں ان صاحب کا نام عطا محمد ہے اور یہ پٹواری کا کام کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں:۔

"جب میں غیر احمدی تھا اور ونجواں ضلع گورداسپور میں پٹواری ہوتا تھا تو قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی جن کے ساتھ میرا ملنا جلنا تھا۔ مگر میں پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا میں نے کہا بہت اچھا میں تمہارے مرزا کو خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں اگر وہ کام ہوگیا تو میں سمجھ لوں گا کہ وہ سچے ہیں۔

چنانچہ میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا کہ .... آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے خوبصورت صاحب اقبال لڑکا جس بیوی سے میں چاہتا ہوں عطا کرے اور نیچے میں نے لکھ دیا کہ میری تین بیویاں ہیں مگر کئی سال ہوگئے آج تک کسی کے اولاد نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو (ان کا منشا یہ تھا کہ چونکہ وہ زیادہ عمر رسیدہ تھی اس لئے اس کے ہاں لڑکا ہونا اور بھی مشکل ہوگا) حضرت صاحب کی طرف سے مجھے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط گیا (مولوی صاحب مرحوم جو جماعت احمدیہ کے عمائد میں سے حضرت صاحب کے صیغہ ڈاک افسر تھے) کہ مولیٰ کے حضور دعا کی گئی ہے۔ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کرے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ ذکریا والی توبہ کریں۔

"منشی سلطان محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ان دنوں سخت بے دین اور شرابی کبابی، راشی مرتشی ہوتا تھا چنانچہ میں نے .... دھرم کوٹ کے مولوی فتح دین صاحب مرحوم احمدی سے پوچھا انہوں نے کہا ذکریا والی توبہ بس یہی ہے کہ بے دینی چھوڑ دو۔ حلال کھاؤ۔ نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ ....

بس کہ میں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ شراب وغیرہ چھوڑ دی۔ رشوت بھی بالکل ترک کر دی۔ اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو گیا۔

"پھر منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ میں حمل کے پورے آثار ظاہر ہو گئے اور میں نے ارد گرد سب کو کہنا شروع کیا کہ اب دیکھو بیٹا میرے لڑکا پیدا ہوگا اور ہوگا بھی خوبصورت۔ مگر لوگ بڑا تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ایسا ہو گیا تو واقعی بڑی کرامت ہے۔ آخر ایک دن رات کے وقت لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت ہوا۔ میں اس وقت دھرم کوٹ بگہ بھاگا گیا جہاں میرے کئی رشتہ دار تھے اور لوگوں کو اس کی پیدائش کی اطلاع دی۔ چنانچہ کئی لوگ اسی وقت بیعت کے لئے قادیان روانہ ہو گئے مگر بعض نہیں گئے .... بعض لوگوں نے بیعت کی اور میں نے بھی بیعت کر لی اور لڑکے کا نام عبدالحق رکھا۔ منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری شادی کو بارہ سال سے زائد ہو گئے تھے اور کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔"

یہ واقعہ کیسا بین اور واضح ہے اور کس طرح روز روشن کی طرح اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور وہ خالق ہے۔ اگر کوئی خدا نہیں یا وہ خالق نہیں تو کس طرح ایک ایسے شخص کے ہاں جو بانجھ تھا۔ جس نے تین بیویاں بارہ سال کے عرصہ میں رکھیں کہ اس کے ہاں اولاد ہو۔ مگر ایک کے ہاں بھی اس عرصہ میں اولاد نہیں ہوئی۔ مرزا صاحب کی دعا سے اولاد ہو گئی اور پھر ان شرائط کے ساتھ ہوئی جو سوال کرنے والے نے کئے تھے .... اور اس نشان کی عظمت اور شان اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ سائل کو قبل از وقت لکھ دیا گیا تھا کہ اس کی طلب کردہ شرطوں کے ساتھ اس کے ہاں اولاد ہو جائے گی۔"

مصیبت زدوں کا مصیبت سے (رہائی پانا)۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔ کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہونا ہر جگہ لازمی امر نہیں کبھی کبھی خدائے عزّ و جل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے۔ لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزار ہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ .... منجملہ ان کے استجابت دعا کا ایک یہ نشان ہے کہ ایک میرے مخلص سید ناصر شاہ نام جو اب کشمیر بارہ مولا میں اوورسیر ہیں وہ اپنے افسروں کے ماتحت نہایت تنگ تھے اور ان کی ترقی کے حارج تھے بلکہ ان کی ملازمت خطرہ میں تھی۔ ایک دفعہ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں استعفاء دے دیتا ہوں تا اس ہر روزہ تکلیف سے نجات پاؤں۔ میں نے ان کو منع کیا مگر وہ اس قدر ملازمت سے عاجز آ گئے تھے کہ انہوں نے بار بار نہایت عجز و انکسار سے عرض کی کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میری جان ایک بلا میں گرفتار ہے اور حد سے زیادہ اصرار کیا اور کہا کہ میرے لئے ترقی عہدہ کی راہ بند ہے۔ بلکہ ایسا نہ ہو کہ کسی ظالم کے ہاتھ سے فوق الطاقت مجھے ضرر پہنچ جائے۔ تب میں نے ان کو کہا کہ کچھ دن صبر کرو میں تمہارے لئے دعا کروں گا اور اگر پھر بھی مشکلات پیش آئیں تو پھر اختیار ہے۔ بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں ان کے لئے دعا کی اور حضرت عزت سے ان کی کامیابی چاہی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ پہلی ملازمت بھی خطرہ میں تھی غیر مترقب طور پر ترقی ہو گئی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۴۴، ۳۴۵)

رشتوں کے معاملات میں لڑکی اور لڑکے والوں کو

سیدھی اور صاف باتیں کرنے کی تلقین

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ کے ایک خطبۂ نکاح سے اقتباس

"نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات پڑھا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ .... سچی بات۔ پکی بات۔ مضبوط بات، اصلاح والی بات۔ نیکی والی بات کرو۔

نکاح میں لوگ جھوٹ بہت بولتے ہیں۔ طرفین اپنے اغراض کو پورا اور اپنے مدعا کو حاصل کرنے کے لئے قطعاً اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہمارے اقوال ہمارے دلی خیالات کے موافق ہیں یا نہیں ایک غرض مدنظر ہوتی ہے۔ اس کے حصول کیلئے جس قسم کی باتیں بنانی پڑتی ہیں بنا لیتے ہیں۔ لڑکے والا لڑکی والوں کو یقین دلاتا ہے کہ میں اس دن کے بعد تمہارا غلام ہوں۔ چنانچہ اسی لئے پیغام نکاح بھی دیا جاتا ہے تو ان الفاظ میں کہ مجھے اپنی غلامی میں قبول فرمائیے۔ مگر وہ جو نکاح سے پہلے کہتا ہے کہ غلام بنا لو، جس دن شادی ہو جاتی ہے اور لڑکی پر قبضہ تو پھر غلام بننے کی بجائے آقا بننا چاہتا ہے۔ لڑکی پر جو حکومت چاہتا ہے وہ تو الگ۔ لڑکی کے والدین کو بھی اپنا غلام اور اپنی خواہشات کا مطیع بنانا چاہتا ہے یہاں تک کہ سسرال ایک گالی ہو گئی اور یہ لفظ حقارت کے اظہار کا ایک ذریعہ بن گیا ہے۔ چونکہ انسان اس بات کا محتاج ہے کہ اس کا کوئی یار و مددگار ہو۔ دوست و غمگسار ہو کوئی اس کا پیارا ہو۔ ان مشکلات کو سوچ کر دقتوں کو دیکھ کر پہلے تو اپنی غلامی کا یقین دلاتا ہے اور چاہتا ہے کہ جس قدر ممکن ہو مدعا میں کامیاب اور جو لوگ اس مدعا کے حصول میں حارج نظر آئیں انہیں ایڑی کے نیچے رگڑنا چاہتا ہے۔

لڑکی والوں کا بھی یہی حال ہے جب تک میاں بی بی آپس میں نہیں ملتے۔ کہیں تو لڑکی کی قابلیت پر زور دیا جاتا ہے۔ کہیں حسن و جمال کی کیفیت پر۔ کہیں علم و لیاقت پر۔ کہیں اس کے اخلاق کی خوبیوں پر۔ غرض ہر طرح لڑکی کو بے عیب پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن جب لڑکے والا یہ یقین کر لے کہ اب اس سے بہتر لڑکی کیا ہو گی رشتہ کر لیتا ہے۔ تو پھر وہی لڑکی والا ہے جو کہتا ہے کہ بس یہی لڑکی ہے عیب ہے تو ہم کیا کریں۔ حالانکہ پہلے اس قدر تعریف کی تھی کہ کوئی حد ہی نہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کوئی شخص کسی کے اخلاق۔ کسی کی صورت کو نہیں بدل سکتا مگر انسان اپنی زبان تو قابو رکھ سکتا ہے۔ پس چاہیئے کہ اتنی ہی بات کرے جو فی الواقعہ ہے۔ بے ہودہ لافوں کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... تقویٰ اختیار کرو اور دلی مطالب کے حصول کے لئے دھوکہ سے کام نہ لو۔ اگر دھوکہ کر کے مطلب پا بھی لوگے تو وہ کامیابی عارضی اور بہت سی ناکامی کا موجب ہو گی۔ مظفر و منصور ہونے کی کلید تقویٰ ہے۔ پس تقویٰ ہی سے کام لو۔ چالاکیاں چھوڑ دو۔ دھوکہ دہی کے نزدیک نہ جاؤ۔ اگر بغیر کسی لاف زنی کے جو اصل معاملہ ہے وہ ظاہر کر دیا جائے تو نہ لڑکی والوں کو شکایت ہو سکتی ہے۔ نہ لڑکے والوں کو۔ کیونکہ جو وعدہ تھا پورا کر دیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے عمارت بنوائی۔ ظہر تک کام کرنے والوں کو ایک دینار دیا پھر دوسرے مزدور لگائے۔ ان سے ظہر سے عصر تک کام کرایا اور وہی مزدوری دے دی پھر اور مزدور لگائے اور ان سے شام تک کام لیا اور انہیں دگنی مزدوری دی۔ پہلے مزدوروں نے شکایت کی تو انکو جواب ملا کہ جو وعدہ میں نے کیا تھا وہ تم سے پورا نہیں کیا؟ انہوں نے کہا پورا کیا۔ تو اب شکایت نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی کو میں اپنے مال سے زیادہ دیتا ہوں تو یہ میری مرضی

...... اسی طرح اگر ایک شخص جسقدر وعدہ کرتا ہے اور حقوق اپنے ذمہ لیتا ہے وہ ادا کرے تو اس سے کوئی شکایت نہیں۔ ہاں انسان پہلے لاف زنی کے طور پر بہت سے وعدے کر دے جس کا کسی نے اس سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحاج ابوبکر طافاوا بالیوا مرحوم

جب نائیجیریا کو آزادی ملی تو اس کے پہلے وزیر اعظم الحاج ابوبکر طافاوا بالیوا بنے۔ ان کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات تھے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نائیجیریا میں "بیت الاحمدیہ" لیگوس کا سنگِ بنیاد رکھا تو اس موقعہ پر اجتماع سے خطاب کرنے والوں میں الحاج ابوبکر صاحب بھی شامل تھے۔ اور انہوں نے اپنے خطاب میں اس بات کا کھل کر ذکر کیا کہ احمدیہ جماعت نے جو لٹریچر شائع کیا ہے وہ ہمیشہ میرے زیر مطالعہ رہتا ہے اور جب مجھے کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے خاص طور پر عیسائیت کے سلسلہ میں تو میں احمدیہ لٹریچر کی طرف رجوع کرتا ہوں یہ سنگِ بنیاد میرے نائیجیریا جانے سے قبل محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے وقت میں رکھا گیا۔ محترم حکیم صاحب کی واپسی پر جب میں نے پہلا پرائمری سکول لیگوس ہی میں بیت الاحمدیہ میں کھولا تو کچھ عرصہ بعد الحاج ابوبکر طافاوا بالیوا مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت آپ حال ہی میں نائیجیریا سے جنوبی حصہ (لیگوس) میں تشریف لائے تھے اور اپنے بچوں کو کسی ایسے سکول میں داخل کروانا چاہتے تھے۔ جہاں تعلیم کے علاوہ ان کے عادات و اطوار اور اخلاق کا بھی خیال رکھا جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑی بڑی عمارتوں والے سکولوں کو چھوڑ کر اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں داخل کروایا۔ حالانکہ یہ سکول ایک چھوٹی سی بیت الاحمدیہ میں تھا۔ الحاج ابوبکر بالیوا کی ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کا تعلق ان کی سیاسی سوجھ بوجھ سے ہے۔ نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس کا سالانہ عشائیہ تھا۔ یہ عشائیہ ایک بہت بڑے ہال میں دیا جا رہا تھا۔

یونین کے صدر لیگوس سے باہر تھے۔ اس لئے اس عشائیے کی صدارت کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی کیونکہ اس یونین کا میں نائب صدر تھا۔ میں اور الحاج بالیوا اکٹھے بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ سنا ہے کہ ایک پارٹی جس کا تعلق مغربی نائیجیریا سے ہے آپ کے ووٹروں کو سائیکل کا تحفہ دے کر انہیں خرید رہے ہیں الحاج بالیوا مسکرائے اور کہنے لگے اچھا ہے۔ یہ لوگ دیں سائیکلیں جتنی چاہیں دیں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے ووٹر ان سے سائیکلیں لے لیں گے اور ووٹ دینے کا وقت آئے گا تو سائیکل پھینک کر ووٹ ہمیں دیں گے

اور حقیقتاً ہوا بھی یہی۔ ان کے لئے اتنے ووٹ ڈالے گئے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اس علاقے میں سائیکل دینے والوں کو کوئی ووٹ ملا ہی نہیں۔ معلوم ہوا ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ امیدوار اپنے ووٹروں کو جانے اور پہچانے "پہچانے" کا لفظ یہاں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

جب الحاج ابوبکر صاحب وزیر اعظم بن گئے تو مجھے ان سے ملاقات کا یوں موقعہ ملا کہ نائیجیریا کی ایک سیاسی پارٹی جو ہمیشہ شمالی علاقہ میں مذہب کی موجودگی پر طنز کرتی تھی اور سمجھتی تھی کہ ان کا اصل مقابلہ شمال ہی سے ہے۔ اور ہماری جماعت کا ہفتہ وار ٹروتھ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا تھا۔

اس پارٹی نے اپنی ایک میٹنگ میں جو لیگوس کے ایک بشپ کے گھر پر منعقد ہوئی تھی۔ یہ فیصلہ کیا کہ جب بھی موقعہ ملے پہلا کام یہ کیا جائے کہ نسیم سیفی کو ملک بدر کر دیا جائے۔ مجھے اس بات کا یوں علم ہوا کہ اس میٹنگ میں جماعت کے دوسرے حصہ کے ایک ممبر الحاجی اینما ثاؤں بھی شامل تھے۔ میٹنگ کے بعد انہوں نے اس بات کا ذکر کیا تو میں نے سوچا کہ مجھ کو الحاج ابوبکر سے ملنا چاہئے۔ چنانچہ میں ان سے ملا اور انہوں نے ہر طرح کی مدد کا وعدہ کیا۔ اپنا صیغہ راز والا ٹیلیفون نمبر مجھے دے دیا کہ جب بھی ضرورت پڑے میں انہیں ٹیلیفون پر مل سکوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں انہوں نے مجھ سے انتہائی محبت اور احترام کا سلوک کیا اور اس وقت سے اب تک نہ دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ اور اگرچہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ لیکن میری خواہش ہے کہ خدا کرے میری دعائیں انہیں پہنچتی رہیں۔

جب میں نائیجیریا سے واپس پاکستان آرہا تھا۔ تو آخری ملاقات میں خاکسار نے پانچ جلدوں پر مشتمل تفسیر القرآن بزبان انگریزی تحفۃً ان کو دی جسے لے کر وہ بہت خوش ہوئے۔

الحاج ابوبکر انگریزی اتنی اچھی بولتے تھے کہ ایک دفعہ انہوں نے انگلستان کی پارلیمنٹ میں تقریر کی تو اس وقت سے انہیں SILVER TONGUED کہا جانے لگا۔

افسوس ہے کہ شمال اور جنوب (نائیجیریا) کی آپس میں رقابت کی وجہ سے انکے "وزیر اعظم" بن جانے کو زیادہ دیر تک برداشت نہ کیا جا سکا اور بالآخر انکو وزارتِ عظمیٰ کی رہائش گاہ سے اغواء کر کے نہایت بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور ان کے بعد وزرائے اعظم کو اغواء اور قتل کرنے کی رسم چل پڑی اور کافی دیر تک یہ سیاسی "دھینگا مشتی" جاری رہی۔ اب کچھ عرصہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں امن ہے۔ اور ہماری تہِ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نائیجیریا کو امن و سلامتی عطا کرے اور ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رکھے۔ خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے بیس سال تک اس ملک کا نمک کھانے کی توفیق دی۔ اور بہترین دوست اور ساتھی عطا کئے۔ اور دلجمعی کے ساتھ مشن کا کام کرنے کے مواقع فراہم کئے۔

احمدیہ سکول، احمدیہ پریس۔ احمدیہ بک شاپ رجسٹر کروانے کی توفیق دی۔ روزناموں کے صفحات ہر وقت میرے لئے کھلے تھے۔ اور میں نے ان کو باقی باتوں (خبروں وغیرہ) کے علاوہ کالم نویسی کے لئے بھی استعمال کیا۔ ریڈیو کارپوریشن کے پروگراموں میں ایک معتدبہ حصہ مجھے ملا۔ بعض مستقل پروگرام میں نے شروع کئے اور وہاں سے واپسی تک جاری رکھے۔

زندگی کے ہر شعبہ میں میرا عمل دخل رہا۔ اور اپنے ہم مذہبوں اور تمام نائیجیرین کی خدمت کے لئے ایک ہفتہ وار" ٹروتھ " جاری کرنے اور بارہ سال تک بغیر کسی ناغہ اور کسی پرچہ کی تاخیر سے اشاعت کے مواقع فراہم کئے۔ الحمد للہ۔

محترم الحاج ابوبکر طافاوا بالیوا صاحب کی خوشگوار یادیں ہمیشہ تازہ رہیں گی اور ان کے لئے دل سے دعا نکلتی رہے گی۔ ان کے دور میں ایسا امن تھا کہ بعد میں ایک عرصہ تک میسر نہ آسکا۔ ملک نے ترقی کی۔ ذہنی طور پر ہر شخص (جس سے مراد ہے اکثریت کیونکہ جمہوریت میں آبادی کا ایک حصہ ہمیشہ مخالف ہی رہتا ہے) مطمئن تھا اور ملکی ترقی کے لئے یہ بات سب سے زیادہ اہم ہے۔ خاکسار نے یہ چند سطور ان کی یاد تازہ کرنے کے لئے تحریر کر دی ہیں۔ یادیں تو بہت ہیں اور ان کی خوبیاں بھی بہت۔ مگر مختصر نوٹ میں یہی کچھ کہا جا سکتا ہے۔

(نسیم سیفی)

"اقتباس" بقیہ صفحہ ۵:

مطالبہ بھی نہیں کیا اور پھر ان کا ایفاء نہ کرے تو یہ غلطی ہے ...... یاد رکھو فساد جبھی ہوگا جب کہ خلافِ وعدہ انسان کرے گا۔ مثلاً ایک شخص ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ مجھے ضرور حسین بیوی ہی ملے مگر لڑکی والے اپنی لڑکی کی خوبصورتی کی خواہ مخواہ تعریف کرتے ہیں یا مثلاً وہ نہیں چاہتا کہ میری بیوی کے رشتہ دار مالدار ہوں یا اعلیٰ پوزیشن رکھتے ہوں مگر لڑکی والے خواہ مخواہ اسے کہتے ہیں کہ ہمارے رشتہ دار اور ہم بڑے مالدار اور اعلیٰ پوزیشن رکھتے ہیں کہ اب بیاہ کے بعد نکاح کرنے والا دیکھتا ہے کہ جس بات کی میرے سامنے تعریف کی گئی تھی وہ اس میں نہیں تو ضرور اسے رنج ہوگا"

(خطبات محمود جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

حل شدہ پرچے جلد بھجوائیں

تمام زعماء مجالس انصار اللہ کوشش کریں کہ مرکزی مجموعی امتحان دوم ۱۹۸۸ء کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز کو ارسال کر دیئے جائیں۔ تاکہ ماہ رواں کے دوران ہی نتیجہ اور اسنادِ کامیابی کی ترسیل کا کام مکمل کیا جا سکے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سیکرٹریان ناصرات توجہ فرمائیں

جن مجالس کی ناصرات نے ابھی تک چندہ وقفِ جدید ادا نہیں کیا ان مجالس کی سیکرٹریان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ وصول کر کے دفتر وقفِ جدید میں بھجوا دیں۔ وقف جدید کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ چندہ اس سے قبل دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- مصروفیات

میں مشورے اور امداد طلب کی ہوتی ہے۔ حضور انور جملہ خطوط کو بنفسِ نفیس ملاحظہ فرمانے کے بعد ان کے جوابات لکھواتے رہے۔ ان خطوط کے علاوہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل دفتری ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی اور ان پر متعلقہ دفاتر کو ہدایات سے نوازا۔ یہ خطوط اور رپورٹس بالعموم ڈاک کے ذریعہ موصول ہوتے رہے۔ مگر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معرفت جو ڈاک ربوہ سے آتی ہے وہ اسکے علاوہ ہے اس کی تعداد بعض دفعہ ایک دن میں تین تین ہزار تک ہو جاتی ہے گویا اوسطاً چھ سات ہزار ماہانہ خطوط پاکستان سے آتے ہیں۔
علاوہ ازیں مختلف مشنز کی طرف سے قرآنِ پاک کے تراجم اور مختلف کتب کے مسودات بھی موصول ہوتے رہے۔ جن پر بعد ملاحظہ حضورِ انور نے متعلقہ دفاتر کو طباعت و اشاعت سے متعلق ہدایات جاری فرمائیں۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۸ خاندانوں اور ۱۲۶ افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان میں سے چار غیراز جماعت، دو سکھ اور دو نو احمدی بھی شامل ہیں۔
ملاقات کرنے والے دوستوں کا تعلق پاکستان اور برطانیہ کے علاوہ امریکہ، ناروے، جرمنی، فرانس، آئرلینڈ، سویڈن، ابوظہبی، سعودی عرب، بنگلہ دیش، سری لنکا

انڈونیشیا، گیمبیا۔ غانا۔ زمبابوے اور ماریشس سے ہے۔ ان ایام میں ۶۶ دفتری ملاقاتیں ہوئیں۔ جن میں مرکزی اور مقامی دفاتر میں سے تبشیر۔ مال۔ تصنیف۔ اشاعت۔ پریس آرٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔ صدسالہ جشن تشکر۔ ڈپلیکیشن سیل۔ چلڈرن کمیٹی۔ تفسیر کبیر عربی کی نظر ثانی کمیٹی۔ آرکیٹیکٹ اور امارات۔ برطانیہ کے عہدیداروں کی ملاقاتیں شامل ہیں۔ یہ سب مختلف امور سے متعلق حضور انور سے ہدایات حاصل کرتے رہے۔
۲۲ نومبر کو پولش ترجمہ قرآن پر نظر ثانی کرنے والی خاتون پروفیسر اپنے شوہر کے ساتھ ملاقات کے لئے تشریف لائیں اور حضور انور کے ساتھ رات کے کھانے میں شریک ہوئیں۔
۲۳ نومبر کو ایک رشین پروفیسر بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور رات کا کھانا بھی حضور انور کے ساتھ کھایا۔

بیعتیں

۲۶ نومبر کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر مکرم طاہر محمود صاحب نے حضور انور کے دفتر میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی اور سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ یہ دوست کچھ عرصہ سے مختلف احمدی احباب کے نیک نمونہ سے متاثر ہو کر قریب آ رہے تھے۔ آخری کوشش میں اللہ تعالیٰ نے عزیزم محمود الحق ابن ڈاکٹر مجیب الحق صاحب کو خاص طور پر انہیں بہت متاثر کرنے کی توفیق بخشی۔ بیعتوں کی تعداد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہر سال پچھلے سال سے بہت بڑھ کر بیعتیں موصول ہوتی ہیں۔ ایک عالمی رجحان ہے جس سے خدا کی تقدیر ظاہر ہو رہی ہے اور کوئی مخالفانہ کوشش اسکو تبدیل نہیں کر سکتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تقریب آمین

۲۵ نومبر کو بعد نماز مغرب بیت الفضل میں عزیزہ ماریہ احمد بنت قاضی شاہد احمد صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور انور نے عزیزہ سے سورۃ فاتحہ اور آخری تینوں سورتیں سننے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے علم و نور سے منور فرمائے۔

تقریب نکاح

۲۷ نومبر کو حضور انور چند گھنٹوں کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس لندن پہنچ کر حضور انور نے نماز مغرب کے بعد بیت الفضل لندن میں عزیزہ طیبہ حمید صاحبہ بنت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے نکاح ہمراہ مکرم ظہیر حیات صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب حیات کا اعلان فرمایا۔ خطبہ نکاح میں حضور انور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور دونوں خاندانوں کے لئے دعا کی تحریک کے ساتھ جانبین کا نہایت تفصیلی تعارف کرایا اور آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔
قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی صحت، عظیم الشان منصوبوں کی تکمیل اور مباہلہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اعجازی نشانات کے ذریعے احمدیت کی صداقت کو دلوں میں بٹھا دے۔ آمین۔

مرتبہ :-
منیر احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ
دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن

سستے پلاٹ اور کالونی میں سب سے بلند مقام پر
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
(مجید بلاک) حکومت پاکستان سے منظور شدہ
اپنی تمام سہولتوں کیساتھ کمرشل و رہائشی پلاٹس کو اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت بنا رہے ہیں
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم میں نہایت کم قیمت پر پلاٹوں کی فروخت جاری ہے مندرجہ ذیل پلاٹوں کی خرید و فروخت کیلئے پتہ ذیل سے رابطہ کریں
۱۷ تا ۳۰، ۱۸۱ تا ۱۹۹، ۲۰۱ تا ۲۱۲ — ۲۲۳ تا ۲۲۷، ۱ تا ۶، ۲۳۸، ۲۳۹ اور ۲۵۳ تا ۲۹۹ —
عبدالمجید معرفت رزاق ریفریجریشن سروس ریلوے روڈ ربوہ

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس ربوہ رجسٹرڈ
عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنے والا ہے۔ نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

⊙ نرینہ اولاد کی کمی
⊙ اٹھراء ⊙ سوکڑا
کا علاج قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل حضرت حکیم مولانا نورالدین کی بیاض کے عین مطابق ادویات تیار کرتے ہیں۔
•۔ نیز دیگر ادویات بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں
•۔ بذریعہ خط و کتابت بھی علاج کیا جاتا ہے
(رجسٹرڈ)
المعاون صحت دواخانہ
جلال پور روڈ (نزد احمدیہ بیت الذکر) حافظ آباد
پوسٹ کوڈ ۵۲۱۱۰

الفضل کے دوبارہ اجراء کے مبارک موقع پر احباب جماعت اور ادارہ الفضل کو
مبارکباد قبول ہو
اللہ تعالیٰ اس کا اجراء اپنوں اور غیروں سب کیلئے بابرکت کرے
قومی تحفظ کے قومی ادارہ میں آپکے خادم
چوہدری محمد امجد جمیل سیلز منیجر اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان
۸/۴۱ نیو سول لائنز۔ فیصل آباد
دفتر: 34428 ، 30060 گھر: 42742

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر ماہ کی ۱۲ سے ۱۸ تاریخ تک حکیم انوار احمد جان مطب فرماتے ہیں
۲۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ (یو۔بی۔ایل) بالائی منزل لیاقت آباد
کراچی نمبر ۱۹
فون: ۴۱۳۲۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اولادوں پر رحم کر کے اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں

ماں باپ کے خیالات سے بچہ کے اندر گناہ کا پہلا دروازہ کھلتا ہے

"پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے خیالات کا اثر ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے اُن کے دِلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازہ کا بند کرنا پہلے ضروری ہے۔ پس چاہیئے کہ اپنی اولادوں پر رحم کر کے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں۔ لیکن اگر ہر وقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں تو دینِ حق کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کریں تا اولاد ہی ایک حد تک محفوظ رہے۔ (دینِ حق۔ ناقل) ورثہ میں ملنے والے گناہ کا یہ علاج بتاتا ہے کہ جب مرد و عورت ہم صحبت ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اللّٰھُمَّ اجنبنا الشیطان و جنب الشیطٰن ما رزقتنا۔ اے خدا ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ

یہ کوئی ٹونہ نہیں جادو نہیں اور ضروری نہیں کہ عربی کے الفاظ ہی بولے جائیں بلکہ اپنی زبان میں ہی انسان کہہ سکتا ہے کہ الٰہی گناہ ایک بُری چیز ہے اس سے ہمیں بچا اور بچہ کو بچا اس وقت کا یہ خیال اس کے اور بچہ کے درمیان دیوار ہو جائے گا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ دعا کرنے سے جو بچہ پیدا ہوگا اس میں شیطان کا دخل نہیں ہوگا۔

کئی لوگ حیران ہونگے کہ ہم نے کئی دفعہ دعا پڑھی مگر اس کا وہ نتیجہ نہیں نکلا جو بتایا گیا ہے۔ ان کے شبہ کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو وہ لوگ اس دعا کو صحیح طور پر نہیں پڑھتے۔ صرف ٹونے کے طور پر پڑھتے ہیں۔ دوسرے سب گناہوں کا اس دعا سے علاج نہیں ہوتا بلکہ صرف ورثہ کے گناہوں کے لیے ہے ورثہ کے گناہ کے بعد گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اس کے بچپن کے زمانہ میں ہوتی ہے اس کا علاج (دینِ حق۔ ناقل) نے یہ کیا ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قرار دیا ہے جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہُوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے کہ جب بچہ رحم میں ہو اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہیئے مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لیے پیدائش کے وقت سے تربیت ضروری قرار دی اور وہ اس طرح کہ فرما دیا کہ جب بچہ پیدا ہو اسی وقت اس کے کان میں اذان کہی جائے... اذان کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے"

(الازھار لذوات الخمار صد ۳۰۳)

خبریں

● صدر پاکستان نے آئندہ بدھ کے روز پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کر لیا ہے۔ اجلاس دن کے گیارہ بجے ہوگا۔ سینٹ کا اجلاس بھی اتوار کو دس بجے دن طلب کر لیا گیا ہے۔

● وزیر تعلیم سید امیر حیدر کاظمی نے کہا ہے کہ تعلیم کی سہولتیں معذور اور دیہاتی علاقوں کے طلباء کے لئے بھی مہیا ہونی چاہئیں۔ کراچی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ تصور ختم ہونا چاہیئے کہ اعلیٰ تعلیم کی تمام سہولتیں مراعات یافتہ امیر طبقے کے لئے مخصوص ہیں۔

● افغان مجاہدین نے روس کا ایک جیٹ طیارہ گردیز کے علاقے میں مار گرایا۔

● کویت نے خلیج میں غیر ملکی جہازوں کی تعداد میں کمی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ جہاز خلیج میں باقی ماندہ زیر آب بارودی سرنگوں کی تلاش کر رہے تھے۔ کویت کے وزیر اطلاعات شیخ جابر مبارک الصباح نے کہا ہے کہ اب کویت کو اپنے جہازوں پر امریکی پرچم لہرانے کی ضرورت نہیں۔

● امریکہ نے امید ظاہر کی ہے کہ انگولا سے کیوبا کے باقی ماندہ فوجیوں کے انخلاء اور نامیبیا کی رہائی کے بارے میں سمجھوتہ اس امر کے باوجود طے پا جائے گا کہ پریٹوریا (جنوبی افریقہ) نے مذاکرات سے واک آؤٹ کر دیا ہے۔ امریکہ کی وزارت خارجہ ان مذاکرات کا انعقاد کروا رہی ہے۔

● وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ سوویت فوجیں جلد از جلد افغانستان سے واپس چلی جائیں اور امن بحال ہو جائے۔ تاکہ پاکستان سے افغان پناہ گزیں واپس اپنے ملک جا سکیں۔ انہوں نے یہ بات آج سوویت سفیر سے ملاقات کے دوران کہی۔ محترمہ بینظیر بھٹو نے امید ظاہر کی کہ افغان مسئلہ حل ہونے کے بعد پاک سوویت تعلقات میں بہتری پیدا ہو جائے گی۔

● ایشیائی ترقیاتی بنک کراچی میں بجلی پیدا کرنے کے ایک منصوبے کے لئے ۱۰ کروڑ ڈالر قرضہ دے گا۔ یہ منصوبہ ۳۴ کروڑ نوّے لاکھ ڈالر کے خرچ سے ۱۹۹۱ء میں پورا ہوگا۔

● سوویت یونین اور افغان مجاہدین کے درمیان مذاکرات کرنے والے سوویت وفد کے قائد نے کہا ہے کہ افغانستان میں عوامی خواہشات پر مبنی حکومت کے قیام کیلئے حالات سازگار ہو رہے ہیں۔

● امریکہ کا ایک بی۔۵۲ بمبار طیارہ مشی گن میں گر کر تباہ ہو گیا۔ عملے کے تمام آٹھ افراد زخمی ہوئے۔

● پاکستان ہاکی فیڈریشن نے اس نظام کو ختم کر دیا ہے جس کے تحت ٹیم منتخب کی جاتی تھی۔ اب منیجر اور کوچ ٹیم منتخب کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ سابق کپتان اصلاح الدین ٹیم کے نامزد منیجر اور منظور الحسن ٹیم کے نامزد کوچ ہیں۔

ضرورت برائے ڈرائیور

دفتر اور گھر کیلئے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔
تعلیم: کم از کم مڈل۔ عمر: ۴۵ سے ۵۰ سال تقریباً
ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
تنخواہ -/۸۰۰ روپے ماہوار کے علاوہ رہائش کھانا اور میڈیکل کی بھی سہولت ہوگی۔
نوٹ: اپنے حلقہ اور ضلع کے امیر صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔ چوہدری محمد امجد جمیل سیلز منیجر
دفتر: اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان
۴۱/۸ نیو سول لائن عقب اسٹیٹ بنک آف پاکستان فیصل آباد
ٹیلیفون: دفتر ۳۰۰۶۰ - ۳۴۴۲۸ گھر ۴۲۷۴۲

اکسیر اپھارہ (جانوروں کی دوا)
فی پیکٹ -/۳ درجن -/۲۷ علاوہ ڈاک خرچ۔ جانوروں کی امراض کے کامیاب علاج پر مشتمل لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۴۷۱، ۶۰۶

دوا تدبیر ہے اور **دعا** اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لیے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

● نرینہ اولاد سے محروم ● بے اولاد ● اٹھرا ● سوکھا ● گرمی ● گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس: ۱۹۰
۷۶۴۹۷، ۷۴۸۴۴ - ۴۳۱
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان مرحوم
برانچیں
اقصٰی چوک نزد ٹیلر بکس ربوہ
چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس ۴۹۸ فون ۳۱۰۲۶ - ۰۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے